رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

۷ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۱۰

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ، ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقائد اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر - گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	ار	اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اِسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اِسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القران	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۸ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائبل یا قران	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	عہ
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القران	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ اے آیئنٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے ہے۔ نیز بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر ۱۸

صحت جسمی من تصنیف قاضی میر محمد کونجھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہیگنس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنشلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۳ر-۸ر و ۱۲ر رومن ۱۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی سرائیش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدو نکی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲ر +

دائی گری من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہوجائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ جگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ اجادی نوکری۔ ۳۔ ہمدیک جیون ۴۔ میں سدا پھرداہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کٹی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھاگئی + ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵ر +

راہنسن کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر +

طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر

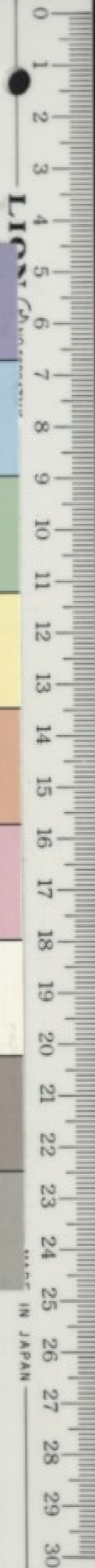
روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح ۴ر +

طریق دعا ۴ر + روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +





فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۷ مارچ ۱۹۱۳ء

گلدستہ اخبار

مانٹی نیگرو کے ڈیلیگیٹ ایم پاپا وِچ نے کل جمعرات کو برٹش فارن آفس میں اگر بیان کیا جبکہ ان کو فہمائش کی گئی ہے کہ ایسی مصالحت کبھی گوارا نہ ہوگی جس سے سقوطری چھوڑنا پڑے تباہی منظور ہے

جاپانی گورنمنٹ نے اُن لوگوں کو پنشن دینا منظور کیا ہے جو ہوائی جہاز کے تجربہ میں مجروح ہوں - جو لوگ ہوائی جہاز کے تجربے میں ہلاک ہونگے ان کے قبائل کا گذارہ گورنمنٹ کے ذمہ ہوگا -

پنجاب یونیورسٹی کے آخری مقابلہ کرکٹ میں فورمن کالج لاہور نے مچیلا کالج پر نمایاں فتح پائی ہے -

ہانسی ودوانہ مدرسہ میں ایک زیر تعمیر مکان بیٹھ گیا ۱۵ آدمی دب گئے - چار ہلاک ہوگئے -

ترکی سپاہیوں کی بیگمات و یتامیٰ کے لئے حضور نظام دکن نے ۲۲ ہزار روپیہ قسطنطنیہ بھیجا ہے -

ان کی تعداد چھ ہزار ہے - اس کے علاوہ پندرہ ہزار پناہ گیر محتاج لیڈی لوشر کے زیر تحویل ہیں -

ان کو روٹی کوئیلہ بستر و پارچہ وغیرہ دیا جاتا ہے نقدی نہیں تعداد روز افزوں ہے -

لنڈن کی ووٹ خواہ عورتوں نے بمب کے گولے سے مسٹر لائیڈ جارج کا زیر تعمیر مکان اُڑا دیا -

میکسیکو کے خانہ جنگی میں کم از کم دو ہزار باشندے قتل دس ہزار زخمی ہیں اکثر غیر بڑا گئے ہیں -

قرضہ کے مشکلات سے چین کی حالت ابتر ہے - خوف ہے کہ دیوالہ بول جاویگا اور چینی گورنمنٹ کو کنارہ کش ہونا پڑے گا -

دیوبند ضلع سہارنپور میں کسی الٰہی بخش عرف جینا زندہ پیر مانا جاتا ہے - جنوری کے آخر ہفتہ میں اُس نے ایک عرس کیا تھا - اب لوگوں کو مرید بنانے لگا ہے - ایک دستی کتاب عوام کو دکھا کر اپنا معتقد بنا رہا ہے - افسوس ہے کہ اس روشنی کے زمانہ میں یہ جہالت چل رہی ہے -

واَئنا ۲۷ کی خبر ہے کہ یہ بات قطعی فیصل کی گئی ہے کہ سقوطری جدید البانیہ میں شامل ہوگا - اس کے عوض میں آسٹریا نے مانٹی نگرو اور سرویہ کو دیگر نواحوں میں رعائتیں دینا منظور کیا ہے - یہ فیصلہ روس کی رضامندی سے کیا گیا ہے - لیکن ابھی اور بھی چند امور فیصلہ طلب باقی ہیں -

بارہ وفات کے روز بمبئی کی لایل مسلم ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ کرکے اتفاق رائے سے پاس کیا کہ آغا خاں کی چٹھی جو بمبئی ٹائمز میں چھپی ہے - وہ عام پسند ہے - اس کے مخالفین غلطی کے مرتکب ہونگے -

قسطنطنیہ ۲۸ فروری - پولیس نے ایک سازش کا پتہ لگایا ہو جو گورنمنٹ اور انجمن اتحاد و ترقی کے خلاف تھی - بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا بانی شہزادہ صباح الدین کا سکرٹری لطفی بے معہ اور آدمیوں کے ہے - جس میں چار افسر بھی ہیں کئی اور سازشی گرفتار ہوئے ہیں اور کئی روپوش ہوگئے ہیں - قرائن سے شہزادہ صباح الدین کی شرکت سازش ظاہر ہے -

صوفیہ ۲۸ فروری - روس نے بلغاریہ کو مطلع کیا ہے - کہ اب حالی ایڈریانوپل بلغاریہ کے حوالے کرکے صلح کے متعلق گفتگو کرنے کو آمادہ ہے - مگر ایڈریانوپل کی حوالگی صلح کے شرائط کرنیکا اصل اصول ہوگی -

لنڈن ۲۸ فروری آج سہ پہر کو لنڈن اور یورپ کے شہروں میں پھر سے یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ بلقانیوں اور ترکوں کے درمیان بہت جلد صلح ہو جائیگی - مگر سرکاری حلقوں میں اس کی بابت خاموشی ہے - یہ امید لگائی گئی ہے کہ ترکی آجکل صلح کے متعلق دول یورپ سے درخواست کرنیوالی ہے -

وائنا ۲۸ فروری - سوت کاتنے اور کپڑا بنے والے کارخانوں نے پارلیمنٹ سے درخواست کی ہے - کہ ہم جنگ کرنے کو تیار نہیں ہیں سرویہ کے ساتھ جنگ کرنا اور بھی خلاف مصلحت ہوگا تجارت وصنعت کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے - روس و سپاہ کے سرحد پر آمادہ جنگ ہونے کے سبب سے کاروبار کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے -

ڈاکٹر اسکاٹ صاحب کی یادگار کیلئے فنڈ کھولا گیا ہے سینٹ پال کے گرجہ میں اُنکی یادگار قائم کیجاوے گی -

اخبار کی بہار

۲۴ فروری کو گورکھپور میں سرجیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے ڈویژنل دربار کے دوران تقریر میں کیا خوب فرمایا کہ مسلمان حضرات سے دوستانہ مشورہ کے طور پر میں ایک دو باتیں کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمان جب ان مصائب کا خیال کرتے ہیں۔ جو اس وقت ترکوں کی بہادر افواج پر نازل ہو رہی ہیں۔ اور جن میں ان کی بیوائیں اور یتامےٰ مبتلا ہیں۔ تو وہ غمزدہ ہو جاتے ہیں میں یقین کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ترکی مجروحوں اور بیماروں کی مصیبت رفع کرنے کے لئے نقد چندہ و دیگر عملی طور پر ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے مسلمان ہندوستان کی اس دلی آرزو کو کچھ کم وقعت نہیں دی کہ جنگ کا خاتمہ ایسے طریق پر ہو جس سے ترکی کی عزت میں فرق نہ آئے چنانچہ گورنمنٹ برطانیہ نے تکمیل صلح کے لئے اپنا اثر استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا لیکن میں اور آپ ہندوستان جیسے دور افتادہ مقام میں رہ کر بین الاقوامی حکمت عملی کے دقیق اور پیچیدہ مسائل کے سمجھنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتے اور یہ فرض کر لینا نہایت بے انصافی ہے کہ چونکہ دولتہائے بلقان کو صلح پر مجبور نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس کے یہ معنے ہیں کہ یورپین اقوام ترکی کی عداوت پر کمربستہ ہیں۔ انہیں وجوہ کی بنا پر میں سخت افسوس کرتا ہوں کہ بعض مسلمان مقررین اور اسلامی اخبارات اس موضوع کے متعلق بے سوچے سمجھے بولتے اور لکھتے ہیں۔"

ایتھنز یکم مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنینا کے شمال میں ترکوں کی ایک زبردست فوج کو چھ گھنٹوں کی لڑائی کے بعد شکست ہوئی۔ ۳۰۰ ترک شہید ہوئے اور ۸۰۰ گرفتار کر لئے گئے یونانیوں کا خفیف نقصان ہوا۔

ترکی گورنمنٹ نے جگہ جگہ سے روپیہ ابھارنے کی کوشش کی لیکن یورپ سے اب اور قرضہ ملنے کی امید نہیں ہے ہندوستان میں اشتہار دئے گئے ہیں۔ اور سلطان روم کی مدد کے لئے پرمی زری نوٹ چلائے گئے ہیں لیکن امید نہیں کہ اس قدر روپیہ جمع ہو کر لڑائی ایک دو ہفتہ سے زیادہ رہ سکے۔

ترکیوں نے جو بیان کیا تھا کہ ایشیا کوچک سے فوجیں آکر لڑائی میں شامل ہو رہی ہیں۔ اس کے جواب میں بلگیرین لوگوں نے کہا ہے کہ اب تک صرف ۲ جگہ پینے پودیہ اور چوکینی میں ترکوں نے فوج اتارنے کی کوشش کی۔ اور دونوں جگہ پر بلگیرین لوگوں نے ان کو واپس ہانک دیا۔

گیلی پولی میں ترکیوں کے پندرہ ہزار سے زیادہ سپاہی جنگ بولیر میں ضائع ہوئے۔ اور بلگیرین لوگ بیان کرتے ہیں کہ پلے ۲۱ ہزار ترکیوں کی لاشیں انہوں نے دفن کیں اور تین ہزار کے قریب اب تک میدان جنگ پر لاشیں پڑی ہیں۔

پارلیمنٹ میں چرچا ہو رہا ہے کہ سرویہ کی فوجوں نے پیدرزن کو فتح کر کے وہاں قتل عام شروع کر دیا تھا۔ جس سے کل مسلمانوں کو بڑا رنج ہوا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم نے دریافت کر لیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو خونریزی وغیرہ ہوئی ہے وہ فوج کے سپاہیوں نے کی بلکہ بجری لوگوں نے کی ہے۔ اور بلگیرین گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر کسی جگہ ان فوجوں کے لوگ خطاوار ہیں تو ان لوگوں کو کافی سزا دی جائے گی۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں بہت برف پڑی ہے اور بلگیرین فوجیں جو میدان جنگ میں پڑی ہیں سخت مشکل ہوئی اور اس وقت لڑائی کسی قدر بند ہے۔ اندیشہ ہے کہ اگر چونکہ ریل کی آمد و رفت بند ہو گئی تھی بلگیرین فوجوں کو کھانے پینے کے سامان میں مشکل ہو جاوے۔ اور وہ بے کار ہو جاویں۔

بلگیرین لوگ اپنی فوج کی کارروائی کی خبریں باہر نہیں نکلنے دیتے ہیں۔ لیکن صرف ترکیوں کے جھوٹ وغیرہ کے جواب میں ان کو کچھ ظاہر کرنا پڑتا ہے۔

بلگیریا اور رومانیہ کے درمیان عنقریب جنگ شروع ہونیوالی تھی۔ لیکن یورپ کی اور سلطنتوں نے اکٹھا ہو کر ان لوگوں کو نیک صلاح دی اور جنگ ملتوی کروادی۔

ترکیوں کی بہت خرابی کی خبریں آ رہی ہیں۔ انور بیگ کے ۴۰۰۰۰ سپاہی شکست کھانے کے بعد سب تتر بتر ہو گئے ہیں۔ بولیر میں ۱۵۰۰۰ ترک ضائع ہوئے ہیں اور ان میں سے ۵۰۰۰ مر بھی گئے ہیں۔

کنانور میں ۸۸ ویں پلٹن کرناٹک کے متعلق غبن میں ایک اور ہندی افسر بھی پکڑا گیا ہے۔ اب تک ۵۴ ہزار کا غبن معلوم کیا گیا باقی حسابات کی پڑتال میں امید ہے کہ ہفتہ صرف ہوگا۔ الزام غبن میں ایک یوروپین اور ماتحت ہندوستانی افسر ماخوذ ہیں۔ مقدمہ قابل غور ہوگا۔ ایک جنرل کورٹ مارشل مقام کنانور میں کیا جاوے گا۔ چند ہفتوں میں مجرم سزا پاینگے۔

انڈین چیپ ایسوسی ایشن کو ۸ ہزار پونڈ کی مدد ملی ہے۔ لندن کے گجرات وان ہے۔

رائے بہادر لالہ سکھ دیال ایڈووکیٹ لاہور میں کشمیر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

ہندو یونیورسٹی کا ڈیپوٹیشن بمبئی میں ہے۔ سرونٹھلداس دہرم سے کہ وہاں فروکش ہے۔ استقبال عظیم: مسٹر سوراجی گوکل داس نے ایک لاکھ دیا۔ اب تک ۴۰ لاکھ کے وعدے ہیں۔ اکیس لاکھ جمع ہے۔ امید واثق ہے کہ دو ماہ تک پچاس لاکھ جمع ہوگا۔ جس کے بعد چارٹر حاصل کیا جاوے گا۔

ڈھاکہ کے گرینڈ موہن داس گپتا نے مال ڈکیتی کا اقبال جرم کیا پیچھا کر رحم کی التجا کی۔ سشن جج ڈھاکہ نے جرم ثابت پاکر بنگالی نوجوان کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی۔

لاہور میں بے تار کے برقی پیغام کا دفتر کھولا گیا ہے۔ عنقریب بمبئی میں بھی کھولا جائیگا۔ اسی طرح مدراس، سکندرآباد، پشاور، کوئٹہ میں قائم کرینگے۔ ۶۰۰ میل تک خبر رسانی ہوگی۔

لنڈن سے ۳ کی خبر ہے کہ نتیجہ جنگ اب تک قطعی نہیں ہے۔ جسمانی دماغی تکان محسوس کر رہے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱

خدا کے خطاب یافتہ لوگ۔

جس طرح سے دنیا کے بادشاہ اپنے ارکان دولت اور باوفا لوگوں کو قسم قسم کے خطابات دے کر ان کی عزت افزائی کرتے ہیں۔ اسی طرح سے خدائے قادر بھی اپنے نیک بندوں کو خطابات عنایت کرتا ہے۔ چنانچہ کتاب پیدائش سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ابرام کو "ابراہام" نام دے کر ایک اعلےٰ خطاب جس کے معنے ایمانداروں کا باپ ہے بخشا۔ اور اس کے بعد یعقوب کو "اسرائیل" کا نام بخشا۔ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ خدا نے اپنے مقرب انبیا کو مختلف قسم کے خطابات عنایت کئے مثلاً آدم کو "صفی اللہ"۔ ابراہیم کو "خلیل اللہ" اور موسے کو "کلیم اللہ"۔ اور عیسیٰ کو "روح اللہ" اور "کلمتہ اللہ" وغیرہ وغیرہ ان جلیل القدر ناموں سے ان خدا کے مخصوص بندوں کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ اور دین و مذہب کے لحاظ سے یہ خطابات بڑا مطلب رکھتے ہیں اور خدا کے ان مقرب بندوں کی گراں بہا خدمت اور مرتبے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کلام مقدس کے بیانات سے جو ان کی خدمت کے کاموں کا بیان کرتے ہیں ان القابوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو ان خطابات سے صاف مترشح ہوتا ہے۔ کہ خدا نے ان دین اور عاقبت کے درست کرنے والے خادمان دین کو دنیا میں ایک مبارک خدمت کے لئے بھیجا تھا جس کو پورا کر کے وہ خدا کے برگزیدہ لوگ اب اس دنیا کے لئے پیشوا اور رہنما بنے ہوئے ہیں اور ان میں سے صرف ایک ذات الٰہی "روح اللہ" کا خطاب رکھنے والا تمام دنیا کا منجی و رہنما ہے جس کے سامنے دوسرے سب بطور گواہ کے موجود ہیں اور سرور انبیا اور شاہ مرسلاں اور عمانوایل یعنے خدا ہمارے ساتھ ہے جس کے لئے اور جس کے سبب سے سب کچھ بنایا گیا تھا۔

جواب کسر صلیب نمبر ۱

رد دلیل سوم

قولہ:۔ تیسری دلیل قرآن مجید اس طرح پیش کرتا ہے "لا الٰہ الا اللہ" یعنے کوئی ذات خدا ہونے کی مستحق نہیں۔ جب تک کہ وہ تمام نقصوں سے پاک نہ ہو اور تمام صفات کاملہ سے موصوف نہ ہو۔

اقول:۔ ہم بھی اس کے ساتھ متفق ہیں۔ مگر ہم از روئے بائبل یہی مانتے ہیں کہ وہی خدا کی ذات جو ازلی اور ابدی اور ہر صفت موصوف اور تمام نقصوں سے پاک منزہ ہے۔ اپنی واحد ہستی میں اقانیم ثلاثہ ہے۔ اگر یہ الہامی کتابیں اس بھید کو ہم پر نہ کھولتیں۔ تو ہم ایسی پیمانہ اور حکمت الٰہی ذات کے اسرار کو اپنی طرف سے ہرگز ہرگز اختراع نہیں کر سکتے تھے۔ پر جبکہ ہم اس الٰہی ہستی میں جو تمام حکمت و قدرت کا سرچشمہ ہے توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کی تعلیم پاتے ہیں تو بلا حجت آمنا و صدقنا کہ کر ایمان کی رو سے اس کے قایل ہوتے ہیں۔ اب رہی بات نقصوں اور آلائش سے پاک ہونے کی بابت یہ ہی تو ہمارے ایمان کی بنیاد ہے کہ خداوند یسوع مسیح گناہ اور ناپاکی سے بالکل مبرا اور معصوم تھا جو اس کے الٰہی ذات ہونے کی وجہ سے ضروری اور لازمی تھا اور اس لئے اس مجسم شکل و صورت انسانی میں دو کامل ذاتیں مانتے ہیں یعنے الٰہی ذات اس کے تمام کمال کے ساتھ اور ساتھ ہی انسانی ذات اس کے تمام انسانی صفات کے ساتھ۔ لیکن گناہ سے بالکل بری اور اس حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے ہمارے محمدی بھائی راستی سے بہت دور جا پڑتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انسانی حالات کو پیش نظر رکھ کر قسم قسم کی غلط فہمیوں میں پڑ جاتے ہیں جن سے نکلنا ان کے لئے دشوار نظر آتا ہے۔ جس طرح سے راقم رسالہ ہذا نے اس دلیل کے متعلق مقابلہ کرتے ہوئے قریب دو صفحوں کے لئے ہیں۔ اور خداوند یسوع مسیح کی انسانی ذات کے متعلق بائبل سے جدا کر کے لکھا ہے۔ اور غلطی کھائی ہے۔ اور ناحق غلط بیانی کر کے ہنسی اڑائی ہے اور لاحول پڑھا ہے۔ ایسا کرنا عقل و دانائی سے بعید ہے۔

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز

اور

اختلافات بائبل

بعنوان "اختلافات بائبل" ہمعصر ریویو آف ریلیجنز کے اہواری رسالہ قادیان میں جو احمدی مشن کا مشہور رسالہ ہے مدت سے ایک سلسلہ چل رہا ہے جس میں اوپر کے غلط خیالات سے بائبل کی آیتوں کا مقابلہ کر کے اختلافات دکھلائے جا رہے ہیں۔ اگر ہم ایسا ہی مقابلہ قرآن شریف کا دکھلانے لگیں جہاں خاص طرح کا اختلاف بھرا ہوا ہے تو اندیشہ ہے کہ تمام اہل اسلام شور برپا کر دے۔ لیکن یہ عیسائیوں ہی کا گروہ اور دل ہے کہ وہ اپنے برخلاف بولنے اور لکھنے والوں کو پوری آزادگی دیتے ہیں اور دل تنگ ہو کر رنجیدہ خاطر نہیں ہوتے اور باوجود گالیاں اور خرافات کی تحریرات کو دیکھ کر سکوت اختیار کر لیتے اور صبر سے ایسا کرنے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کو نور ہدایت دکھلا دے کہ وہ حقیقت کو جانیں اور راہ راست کی تلاش کریں اور اس کو پا کر سلامتی میں آجاویں۔ ورنہ اگر ترکی بہ ترکی جواب دیا ہو تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ میدان ضرور ہمارے ہاتھ میں ہوگا لیکن ایسا کرنا فائدے کی بات نہ سمجھ کر صرف بشارت کے بھاری اور ضروری کام کی طرف رجوع ہو کر ایسی لچر تحریرات کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ عقلمند ایسی مشنری سپرٹ کی تعریف کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم یہاں پر اپنی تحریف کی عبارتوں کو نقل کریں کیونکہ وہ محققین سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

ہمعصر اہلحدیث کی تثلیث

ہمعصر اہلحدیث امرتسر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۹۱۳ء میں بعنوان "ترکی۔ یورپ اور مسلمان" ایک نوٹ شایع کرتا ہے۔ جس میں وہ موجودہ جنگ بلقان اور ٹرکی کے متعلق لکھتے ہوئے تحریر کرتا ہے۔ "یورپ کا پولیٹیکل مذہب کیا ہے؟ تلوار۔ دین کیا ہے؟ بندوق۔ ملت کیا ہے؟ توپ۔ بس یہی چار ہی اور مقدس تثلیث ہے۔ اور یہی پاک اقنوم ثلاثہ"۔ اگر ہم بے شمار مظالم کو پیش کریں اور خود اسلام کی بے گنہی خونریزی اور جنگ وجدال کے حوالے دیکر اسلام کو رد کرنے کے لئے معتقدان اسلام کو مزاروں مقبروں اور خانقاہوں کو پوجتے دیکھکر بت پرست نام سے ملقب کریں تو کیا ہمعصر کچھ گھبرا تو نہیں جائیں گے؟

عرصہ ڈیڑھ ماہ سے زیادہ کا ہو چکا ہو۔ باوجودیکہ گورنمنٹ کوشش اور جستجو اس مجرم گناہ کبیرہ کے مرتکب (ہماری مراد وائسرائے ہند پر گولہ پھینکنے والے سے ہے) کے پکڑنے کی کی گئی۔ پر افسوس کہ اتنے بڑے انعام کی موجودگی میں وہ کمینہ مجرم اب تک مفقود الخبر ہے۔ اور زیادہ دیر ہو جانے کی وجہ سے اب تمام امیدیں کمزور ہوتی ہیں افسوس ہے کہ یہ کمینہ فعل معلوم ہوتا ہے کہ ملک ہند کے بدنام کرنے کے لئے ایک سربستہ راز ہی رہیگا۔ اور سب کو شک ہی رہیگا کہ وہ ملزم کس فرقہ اور ملت اور قوم کا ہوگا۔ اگر اس کا پتہ لگ جاتا اور وہ پکڑا جاتا تو یہ مختلف قوموں کی چہ میگوئیاں جاتی رہتیں۔ اور یہ معاملہ صاف ہوجاتا۔ پر اب اندیشہ ہے کہ یہ معاملہ سربمہر اور پوشیدہ رہے گا۔ اور اس کا انکشاف اب ناممکن ہوتا جاتا ہے۔ پر کون جانتا ہے کہ خداوند آپ ہی درست آئیہ کا معاملہ سچ ہو جاوے اور آخرکار خوبی کے ساتھ وہ کمینہ مجرم گرفتار ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہونچے۔ تمام ملک کی آنکھیں اب تک اسی طرف لگی ہوئی تھیں کہ کب اور کس طرح وہ خبر پہونچ ہی جاوے کہ جس میں یہ خوشخبری درج ہو کہ ملزم گرفتار کیا گیا۔ پر اب تک اس میں ناکامی رہی ہے۔ تفتیش اور تحقیقات کا سلسلہ تو جاری رہیگا جب تک کہ وہ مجرم ہاتھ نہ لگے۔ پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اول درجے کا ہوشیار اور عیار ہے۔ جس نے ایسا بڑا ارتکاب کیا جس کا سراغ باوجود ایسی بڑی کوشش کے اب تک کچھ نہ نکلا بہتر ہوتا کہ مجرم پکڑا جاتا ورنہ سب کے دل کی دل ہی میں رہیگی۔ اور خیالی اور قیاسی باتیں دیر تک بنائی جاتی رہینگی جن سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ ایسے نفرتی اور گھنونے فعل سے ہمارا ملک تو بدنام ہو چکا ہے۔ جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سوا اس کے کہ ایسے برے فعل کے لئے چار طرف سے نفرت اور لعنت کیجاوے اور پہلے سے زیادہ فرمانبرداری اور اطاعت کی روح سے ملک میں سرکار دولتمدار انگلشیہ جیسی نیک اور عادل گورنمنٹ کی سچی وفاداری سے تابعدار بن کر ایسے داغ اور دھبے کو دھو ڈالیں

يا اهل الكتاب لستم على شيء حتى تقيموا التوراة والانجيل

سورۃ مائدہ۔ ترجمہ۔ اے کتاب والو تم کچھ راہ پر نہیں جب تک نہ قایم کرو توریت اور انجیل کو۔ اس آیت کو پڑھکر ہم کو اپنے مسلمان بھائیوں کے اسلامی تعصب پر بڑا تعجب آتا ہے کہ وہ کیونکر قرآن کی صاف اور صریح تعلیم کی مخالفت کا بیڑا اٹھا کر ان آسمانی کتابوں کے ناحق دشمن بن رہے ہیں کہ ان کو پڑھنا تو درکنار بلکہ ہاتھوں میں پکڑنا گناہ عظیم سمجھتے ہیں اور بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ یہ کتابیں اگر کسی وقت کلام خدا تھیں مگر اب منسوخ ہوگئیں اور اب ان کا زمانہ جاتا رہا اب حضرت محمد صاحب کا زمانہ ہے۔ حالانکہ آیت مندرجہ بالا میں صاف حکم ہے کہ ان کتابوں کا قائم کرنا ضروری ہے ہمعصر اہلحدیث جو دینی فتووں کو جاری کرنیوالا اخبار ہے اسکا کوئی تسلی بخش جواب دے تو وہ خالی از فایدہ نہ ہوگا۔

جمعہ کی شام کو لفٹننٹ گورنر بہادر سر جیمس مسٹن صاحب بہادر میڈیکل گرلس اسکول میں سپیشل ٹرین کے ذریعہ سے تشریف فرما ہوئے اور اس انسٹی ٹیوشن کی پرنسپل صاحبہ مس بیدن کو تمغہ عنایت کیا اور اسکول کی عالیشان نو تعمیر شدہ عمارتوں کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اس موقعہ پر ایک بڑی تعداد لڑکیوں اور عورتوں کی ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھی۔ چند باوقار حاکان ضلع انگریزی اور دیسی اُن کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ اس اسکول کا اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ تمام عمارت ہر طرف سے چراغوں کی روشنی سے دن کی طرح روشن ہو رہی تھی۔ پولیس کا انتظام بھی بہت خوب تھا تمام نظارہ خیر وخوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

ریویو

ہمعصر زمیندار روزانہ مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۹۱۳ء خاص ضمیمہ نمبر بڑی آب وتاب سے نکلا ہے اور بیل بوٹوں سے خوب سجایا گیا ہے مضامین بڑے جوش بھرے دل وجذبے سے لکھے گئے ہیں۔ سب مضامین ہیں جن کے عنوان عجب جگر گیلے ہیں مثلاً معرکۂ بلقان و جنگ اخراب۔ میرا خواب اور حضرت خضر کا لکچر اور چودھویں صدی کے مسلمان "دین کامل" اور شکوہ اسلام وغیرہ وغیرہ ان سب میں ایسے فقرے بھرے ہیں جن سے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھنچتا ہے اور ساتھ ہی خاقان کو جن کے ساتھ آجکل جنگ ہے بڑے ناموں سے پکارا گیا ہے۔ اور عیسائیوں کو تثلیث پرست کہا گیا ہے۔ اور اسلامی سلطنتوں کی موجودہ حالت کا فوٹو دکھلایا ہے جس میں لکھا ہے کہ "عالم کے مسلمانوں پر جمود وغفلت کی ایسی موٹی تہیں چڑھی ہوئی ہیں کہ انقلاب روزگار کے تیز اور نوکیلے نشتر ان کے جسم تک پہونچکر احساس پیدا کرنے کا باعث نہیں ہو سکتے۔ ایران تباہ ہوتا ہے تو ہو جائے ٹرکی مٹتا ہے تو مٹ جائے۔ مراکو کا جنازہ اٹھتا ہے تو اٹھ جائے۔ طرابلس یورپ کے مہذب ڈاکوؤں کے پنجہ آہنی میں گرفتار ہے تو ہوا کرے۔ ان زہر آگیں واقعات سے مسلمانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی وہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور دیکھکر آنکھیں بند کر لیتے ہیں"۔

مندرجہ بالا فقرے جوش بھرے کا نمونے ہیں۔ لیکن ہمعصر نے ان تمام مضامین میں توکل برخدا کے بڑے عمدہ اصول کو نظرانداز کرکے محض بے قراری اور اضطرابی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن جو کچھ ہو چکا اور ہو رہا ہے اس کو قدرت کے زبردست ہاتھ کا کارنامہ نہ سمجھیں یا مانا نہیں تو وہ دوسروں کو ناحق برا بھلا نہ کہتے۔ مشہور کہاوت ہے رضائے مولا سب سے اولےٰ۔



اقتباس

بتوں کے بے حقیقت ہونے کی نسبت

ہندوستان کے ایک گاؤں میں۔ ہزاروں بت بنانے کے لئے ایک دفعہ ایک بڑا مذہبی جوش پیدا ہوا۔ آدمی دور اور نزدیک سے ان کو تیار کرنے کے لئے آئے۔ ان کے بعد خیال خدا کو خوش کرنے کے لئے یہ تھا کہ ان تمام کو دریا میں پھینکا جائے اس سے مطلب ضلع کی سرسبزی اور تندرستی کو پختہ کرنا تھا۔

چنانچہ سینکڑوں کاریگروں کی ہفتوں کی محنت کے بعد ہزاروں بت تیار ہوئے۔ اور بڑے مذہبی جلوس کے ساتھ وہ سب دریا میں ڈالے گئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ ضلع مرض طاعون سے تباہ ہو گیا۔ اور غریب لوگ جو دھوکا میں ڈالے گئے تھے۔ اب پوچھتے ہیں کہ کیا ان کی تمام مشقتوں کا یہی فائدہ تھا۔ وہ سچا خدا ان بتوں کو ضرور توڑے گا۔ نا کہ وے بہکائے گئے تھے۔ اور اس لئے انہوں نے ایسی سخت محنت اٹھائی جو کہ ایک گھنٹہ بھی حقیقی خدا کے لئے ہرگز خرچ نہ کرتے

لائیٹ آف فیتھ۔

پائنیر رقمطراز ہے کہ ہمارے سرحدی نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کابل جلال آباد کے اس طرف جنگل میں بندوق سے شکار کھیل رہے تھے کہ گھوڑے سے گر گئے اور ان کے بازو میں چوٹ آئی۔

مفید کہانی

نیک مزاج لڑکا

ایک دن ایک لڑکا صبح کے وقت اپنے گھر سے چند کوس کے فاصلہ پر کسی گاؤں کو جاتا تھا اور اس نے اپنا دن بھر کا کھانا رومال میں باندھ لیا تھا۔ رستے میں اس کو ایک کتا ملا کہ جو بھوکوں مرتے مرتے ایسا دبلا ہو گیا تھا کہ ہڈیاں ہی اس کے بدن میں باقی رہ گئی تھیں۔ وہ اس لڑکے کے سامنے آکر دم ہلانے لگا۔ تو اس نے سوچا کہ اگر میں اپنے کھانے میں سے کچھ اس کتے کو دونگا تو مجھ کو گھر بھوکا پھرنا پڑیگا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ کتا بہت بھوکا ہے۔ تب اس لڑکے سے رہا نہ گیا۔ رومال کھول کر کچھ تھوڑا سا کھانا اس کی تواضع کیا۔ آگے بڑھ کر کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڈھا گھوڑا زمین پر گرا پڑا ہے۔ اٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور مارے بھوک کے کراہ رہا ہے۔ لڑکے کو اس پر بھی رحم آیا لیکن ساتھ ہی یہ خیال بھی تھا کہ اگر میں گھوڑے کی خبر لونگا تو پھر گاؤں تک پہونچنے میں دیر ہوگی اور گھر پھرنے کے وقت اندھیرا ہو جائیگا۔ اور سوائے اس کے یہاں رستے میں چور اچکوں کا بھی خطرہ ہے۔ آخیر میں اس لڑکے نے اپنے دل میں ٹھانا اگرچہ ہو سو ہو کچھ گھاس کا گٹھا اس گھوڑے کے سامنے رکھنا چاہئے۔ میں اس جانور کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں اور اس کی جان بچاتا ہوں۔ خدا میرا بھلا کریگا اور میری جان بچائیگا۔ قصہ کوتاہ اس لڑکے نے گھاس لاکر اس گھوڑے کے آگے رکھی۔ اور پانی بھی اپنی ٹوپی میں بھر کر پلا دیا اس گھوڑے کو گویا بھوک ہی کی بیماری تھی۔ کھانے پینے کو جو ملا لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور چرنے چگنے لگا۔

باقی داشتہ

پھولوں کی کیاری

صیحون کے باشندوں کا حال

سوال:- اے خداوند تیری ہیکل میں کون بسیگا؟ تیرے کوہ مقدس پر کون چڑھ جائیگا؟

جواب- وہ جو سیدھی چال چلتا ہے۔ اور صداقت کے کام کرتا ہے۔ اور اپنے دل میں سچی باتیں کرتا ہے۔ وہ جو اپنی زبان سے غیبت نہیں کرتا۔ اور اپنے ہمسایہ کو دکھ نہیں دیتا۔ اور اپنے پڑوسی پر عیب نہیں لگاتا۔ وہ جس کی نظر میں نکما آدمی خوار ہے۔ وہ جو انہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں عزت دیتا ہے۔ وہ جو اپنے ضرر پر قسم کھاتا ہے۔ اور اس پر قائم رہتا ہے۔ وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا اور بے گناہوں کے ستانے کے لئے رشوت نہیں لیتا وہ جو یہ کرتا ہے کبھی نہ ڈگیگا۔ زبور ۱۵ / ۱-۵

مراسلات

سیمی موریس
یعنی
روح القدس کے نئے اعمال

گزشتہ سے پیوستہ

چھٹی فصل

یونیورسٹی کے پرنسپل کا بیان ہے کہ سیمی موریس ماہ دسمبر میں یہاں آیا۔ اور فوراً مدرسوں اور طالب علموں کے واسطے ایک عجوبہ بن گیا۔ یہ ایک حبشی لڑکا تھا جس کی قومیت کی نسبت ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ظاہرا اُس کی پیدائش میں کوئی آمیزش معلوم نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ اس کا رنگ سیاہ کوئلے کی مانند تھا۔ اُس کی قوم کی خصوصیت کے موافق اس کے ہونٹ موٹے اور ناک کافی طور پر چپٹی اور چوڑی تھی۔ تاہم اُس کا لہجہ اور تلفظ ہمارے لئے انوکھے تھے۔ کیونکہ نہ تو اس میں ملک امریکہ کے حبشیوں کی لازمی خصوصیت تھی۔ اور نہ کسی غیر ملک والے کی جس سے ہماری ملاقات ہوئی ہو اس میں کوئی بات پائی جاتی تھی۔ اس کے سابق کے حالات اور وہ عجیب طریقہ جس سے خداوند اُسے ملک امریکہ میں لے آیا۔ ہمیں کچھ کچھ معلوم ہو گئے۔ لیکن ہم کو اس عمدہ روح اور سیاہ فام فرشتہ کا جو ہمارے درمیان رہتا تھا۔ ذرا پتہ نہ لگا۔ گو جیسا ہمارے ویسا ہی اس کے واسطے بھی ساری باتیں انوکھی تھیں۔ اُسے کپڑا پہننا سکھلایا گیا۔ بہت سے کھانوں کے نام اور امریکن طریقے سے اُن کا کھانا اُسے بتلایا گیا۔ ایک روز جب وہ صبح اُٹھا اور کل زمین کو برف سے ڈھنپا دیکھا۔ تو جو حیرت اُسے ہوئی میں اُسے ہرگز فراموش نہیں کر سکتا۔ جو وقت بنی اسرائیل نے اُس نئی خوراک کو جو خداوند نے مہیا کی تھی۔ اور جو برف کی مانند خیموں کے گرد بکھری ہوئی تھی دیکھا تو حیرت سے چلا اُٹھے من من یعنی یہ کیا ہے؟ اسی طرح سیمی بھی برف کو دیکھ کر پکار اُٹھا کہ یہ کیا ہے؟ اُس نے ایک ڈلا اُس کا اُٹھا لیا۔ اور بڑے غور سے اُسے گلتے دیکھنے لگا اور جب پانی کا صرف ایک قطرہ باقی رہ گیا تو اُس نے پوچھا کہ برف یہ قطرہ پانی کا چھوڑ کر کہاں چلی گئی؟

بارہا میں اُس کمرے میں جہاں وہ رہتا تھا گیا۔ اور اُسے باپ سے باتیں کرتے سنا۔ وہ ایسی سنجیدگی اور سادگی سے دعا مانگتا تھا گویا کہ وہ مجھ سے گفتگو کرتا ہو۔ گو فی الواقعہ وہ خداوند سے باتیں کرتا تھا۔ اور طالب علموں کے اُٹھنے کے پیشتر علے الصباح اور رات کو اُن کے نیند میں غرق ہو جانے کے بعد میں نے اُسے دعا مانگتے سنا میں نے آہستہ سے دروازہ کو ذرا کھولکر اُس کے سنجیدہ چہرہ کو جو آسمان کی طرف اُٹھا ہوا تھا دیکھا۔ لیکن اس پر کسی نوع کی پریشانی یا گھبراہٹ نہ تھی۔ وہ تو خداوند سے گفتگو کرنے میں ایسا مستغرق تھا کہ میرے آنے کی اُسے ذرا بھی خبر نہ ہوئی۔ اُس کی روحانی قوت کو مدرسہ میں سب نے محسوس کیا اور اُس سے بڑا فائدہ اُٹھایا۔

اس کا ایک ہم مکتب ٹامس نیوبرن یوں بیان کرتا ہے۔ کہ میں اکثر اُس کے کمرے میں گیا۔ اور اُسے آواز سے دعا مانگتے سنا اگر کوئی دروازہ کھٹکھٹا دے تو وہ اُس کی ذرا پرواہ نہ کرتا تھا۔ بلکہ خدا سے باتیں کرنے میں جب تک اُسے تسلی نہ ہوئی برابر مشغول رہتا اور تب مسکراتا ہوا دروازے پہ آتا اور کہتا کہ اب اندر آجاؤ۔ اس وقت کے لئے باتیں ختم کر چکا ہوں۔ سیمی اپنی بائیبل کو بڑا عزیز جانتا تھا۔ اور نہ صرف حتی المقدور اُس کو خود آہستہ آہستہ پڑھا کرتا۔ بلکہ جو کوئی چند لمحوں کے واسطے بھی اُس کے پاس کمرے میں آتا تو اُس سے ایک باب پڑھنے کی درخواست کرتا۔ ایک روز ایک جوان جو مسیحی نہ تھا۔ اُس کے پاس گیا اور جب سیمی نے اُس سے کلام الٰہی پڑھنے کو کہا تو اُس نے یہ کہکر انکار کیا کہ میں بائیبل پر ایمان نہیں لاتا ہوں۔

باقی آئندہ

ریاست ہائے بلقان وٹرکی

جب ایک مشہور مسلمان بادشاہ محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملے کئے تو وہ حملات کس انسانی ہمدردی پر محمول کئے گئے جب مندر لوٹے گئے۔ اور بت توڑے گئے تو کس نے بے چارے ہندوان کے ساتھ ہمدردی کی؟ جب اورنگ زیب نے زبردستی ہندؤں کو مسلمان بنایا۔ تو اس وقت کس قدر خیر الماکرین کے بندے تھے۔ جنہوں نے غریب ہندوؤں کے ساتھ ہمدردی کی؟ یا گرو گوبند سنگھ کا ساتھ دیا؟ آہ تعصب کس طرح انسان کو اندھا کرتا ہے۔ اپنے ظلم و بیداد پر کچھ نظر نہیں۔ سچ ہے دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ مگر اپنا شہتیر نظر نہیں آتا۔ ریاست ہائے بلقان مسیحی ملک ہیں جو کسی زمانہ میں بزور شمشیر محمدیوں نے فتح کیا تھا۔ اور بزور شمشیر ہی قابض رہے جس طرح اندلس اور طرابلس پر جب اصلی مالکوں کا زور ہوا تو جابروں کو مار باہر نکالا۔ اس میں عوض معاوضہ گلہ ندارد کی مثال کوئی شکایت اور غصہ کی بات نہیں۔ نہ معلوم کیوں ہندوستان کے مسلمان اس قدر ناراض ہو رہے ہیں۔ اور بے چارے مظلوم مسیحیوں کو بدزبانی کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ آخر بیچارے مسیحی مرتے کیا نہ کرتے؟ صدیوں سے ظلم سہہ رہے ہیں۔ آپ کے بلبل شیراز سعدی صاحب کیا رقمطراز ہیں۔

نبینی کہ چوں گربہ عاجز شود - برآرد بچنگال چشم پلنگ۔

اگر مسیحیوں نے جرأت کرکے ایسے زبردستوں کا مقابلہ کیا تو یہ کام اُن کا قابل تحسین اور قابل آفرین ہے۔ نہ موجب نفرین۔ کیوں آپ غصہ ہو رہے ہیں؟ بھلا ذرا تھوڑی دیر کے واسطے غور تو کرو کہ اتنی صدیوں سے جو مسلمان ٹرکی میں حکومت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کس قدر ملک کی بہتری کی؟ رعایا کو فیض پہونچایا؟ اوروں کو تو بھلا جانے دیجئے۔ اپنے ہی ہم مذہبوں کو کس قدر فیض پہونچایا؟ تعلیم میں۔ حرفت و صنعت میں۔ اخلاق و تہذیب میں۔ بادشاہی اُن کی اپنی۔ حکومت اپنی۔ روپیہ کے خود مالک۔ خزانوں کے قابض مدرسے۔ ریلوے۔ تار برقی۔ کارخانے۔ غرض کہ موجودہ زمانہ



کی تہذیب کے مطابق کہاں تک ترقی کی گئی ہے۔ ٹرکی میں یا ایران میں۔ ہمارے پاس ہی جاپان ہے۔ جو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ ٹرکی کے مقابلہ میں اُس کی کیا حیثیت ہے۔ مگر آج ہندوستان سے کس قدر طلبا وہاں تعلیم پانے کو جاتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے مسلمان ٹرکی یا ایران میں سالانہ کس تعداد میں اپنے جوانوں کو تعلیم کے واسطے بھیجتے ہیں۔ جرمن جائینگے۔ انگلینڈ جائینگے۔ امریکہ جائینگے۔ جاپان جائینگے۔ مگر اسلامی سلطنت اس بارہ میں بالکل کوری ہیں۔ نہ تو ان کے کوئی مشہور کالج ہیں۔ نہ یونیورسٹیاں ہیں۔ مصر میں بھی جب سے انگریزوں کے مبارک قدم پہونچے ہیں تعلیم کا چرچا ہونے لگا ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایران اور ٹرکی کی اندرونی تصویر کیا ہے۔

یہ تصویریں مسلمانوں کی اُتاری ہوئی ہیں۔ وہی فوٹو آپ کے سامنے پیش ہے تاکہ آپ مسیحیوں پر بہتان نہ باندہیں۔

مولانا شبلی نعمانی صاحب اپنے سفرنامہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

(۱) سمرنا میں تمام عالیشان عمارتیں۔ ہوٹل۔ قہوہ خانے۔ کرایہ کے مکانات تمام مسیحیوں کی ملکیت ہیں۔

(۲) قسطنطنیہ کے محلہ اسلامبول میں جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ سڑکیں گندی میلی۔ ایسی ناہموار کہ چلنا دشوار مگر محلہ غلیطہ۔ جہاں مسیحیوں کی آبادی ہے وہ محلہ ایسا صاف ستھرہ مصفا ہے گویا یورپ کا ٹکڑہ ہے۔ حالانکہ مسیحیوں پر ٹیکس زیادہ جزیہ علاوہ۔ مگر سب مسیحی خوشحال فارغ البال ہیں۔ مسلمانوں کی حالت سے افلاس کا سواد ٹپکتا نظر آتا ہے۔

(۳) سلطانی کالج جو تمام کالجوں سے اعلیٰ اور مشہور ہے۔ اس کی حالت اس لئے قابل افسوس ہے۔ حالانکہ یہ کالج خصوصاً مسلمانوں کے واسطے ہے۔ مگر اس میں طالب علم مسیحی زیادہ ہیں۔ اور اعلےٰ امتحان بھی مسیحی زیادہ پاس کرتے ہیں۔

(۴) مشہور معارف مطبع اور دیگر اعلےٰ پریس تمام مسیحیوں کی ملکیت ہیں۔

(۵) بیروت کے مسیحی علما کی ہمت کوشش۔ اعلیٰ علمی خدمات پر محمدی شرمندہ ہیں۔ افسوس بلکہ سخت افسوس ہے کہ تمام علمی ترقی اور تصنیفات و تالیفات کا کام کلہم مسیحیوں سے مخصوص ہے۔ مسلمان ان باتوں سے واسطہ ہی نہیں رکھتے۔

(۶) مسلمان خانقاہوں کے محافظ ہیں۔ مگر پرلے درجہ کے بدذیانت واقع۔ ہندوستانی خانقاہ کا محافظ کئی جوہر اں کر چکا ہے مسافروں کا مال خورد برد کرنے میں بڑا مشتاق ہے۔

(۷) قسطنطنیہ جو اسلامی حکومت کا مرکز۔ باب عالی سلطان المعظم کی جائے سکونت۔ مسلمان اور مسیحیوں میں حاکم و محکوم کی نسبت مگر تہذیب و تمدن میں مسلمانوں کو مسیحیوں سے کچھ نسبت نہیں۔

(۸) بیروت میں ۲۰ انجمنیں ہیں۔ جن میں زیادہ رفاہ عام سے علاقہ رکھتی ہیں۔ سب کی سب مسیحیوں کی ہیں مسلمانوں کی ایک بھی نہیں۔ یونہی مصر میں ۹ خیراتی انجمنیں ہیں جو سب مسیحیوں کی ہیں مسلمانوں کی ایک نہیں۔

(۹) یہ مسلمان موحدین بُت شکن۔ اسلامی ممالک میں قبر پرست ہیں۔ قاہرہ اور مصر میں تمام مسلمان قبروں کے سجدہ کرنے والے ہیں۔

کیا اسی سلطنت کے واسطے آپ روتے ہیں۔ کس کام میں مسلمانوں نے ترقی کی؟ ۱۳۰۰ برس سے ایک عرب کے بدو آجتک اسلام سے درست نہ ہوسکے۔ کیا انہی کا محافظ سلطان ہے۔ جس کا رونا آپ کو پڑا ہوا ہے۔ کہ ہائے اسلامی سلطنت چلی۔ جو ترقی اس وقت مسلمانان ہند انگریزی عہد کے زیر سایہ دینی اور دنیوی حالت میں کر رہے ہیں۔ اور جو آزادی آج اُن کو حاصل ہے۔ کیا ٹرکی میں یہ ممکن ہے؟ افسوس کہ آپ خدا کے انتظام سے راضی نہیں۔ خدا سب کچھ بہتر کرتا ہے۔ خدا اپنی مخلوقات کی حقیقی بھلائی چاہتا ہے۔ جس طرح سے آپ ہندوستان میں سرکار انگریزی سے راہ جھگڑ لیتے ہیں۔ مسجدوں اور خانقاہوں کو واگزار کرا لیتے ہیں کیا اسلامی حکومت میں یہ حق مسیحیوں کو حاصل ہے؟ مسیحیوں کی مقدس جگہیں عالیشان گرجے کس کے قبضے میں ہیں؟ کیا قسطنطنیہ کا گرجہ صوفیہ جو اب مسجد کا کام دیتا ہے۔ جس کو مسیحی شہنشاہ قسطنطین اعظم نے بنایا تھا مسیحیوں کو دینگے؟ آہ اسلام کو نقصان سے واسطہ کیا یہ پہلا قانون صرف انجیل ہی کا ہے۔ جس کو انگریز سیکڑوں برس جیسے خالص بت پرست وحشی شہنشاہ نے اپنی سلطنت کے ہر مقام پر لکھوایا تھا۔ وہ یہ کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم بھی ان کے ساتھ کرو۔

مسلمانوں کے بڑے آرگن روزانہ پیسہ اخبار ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایران کے مسلمانوں کے گسیقدر اخلاقی حالات شائع ہوئے ہیں۔ اُس میں خصوصاً شہر کرمان اور اس کے مضافات کے مسلمانوں کی قبیحہ حالت کا نقشہ اُتارا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ شراب عام و خاص میں رائج ہے یہاں تک کہ خدام دین بھی اس کے دلدادہ و شیدا ہیں۔ ۵۰ فیصدی شراب خور ہیں لالاگوں کے پرستار ہیں۔ ایران میں چالیس کا تو عام رواج ہے۔ اور حلالہ جس کو وہاں صیغہ کہا جاتا ہے۔ ایک مذہبی رسم کے طور پر ادا ہوتا ہے بیگوہ جوڑوں کے سوا کئی عورتیں صیغہ کے طور پر رکھی جاتی ہیں۔ بیوہ اور مطلقہ اس رسم صیغہ زناکاری میں مشتاق ہیں جسکا طریق یہ ہے کہ ایک عورت مقررہ نرخ پر مقررہ وقت کے واسطے ایک صیغہ کا فدیہ نکاح نامہ لکھ دیتی ہیں۔ بلکہ خود ہی لکھوا کر فاحشہ عورتیں آدمیوں کے پاس لے جاتی ہیں۔ کنواری لڑکیاں بھی اس صیغہ میں شامل ہوتی ہیں ایسی کنواری زیادہ قیمت پاتی ہیں۔ اور ان کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ یہ سمجھکر کہ یہ زناہ شوہر پرستی خانہ داری میں طاق ہوتی ہیں۔ نامہ نگار نے تو بہت کچھ لکھا ہے۔ میں وہ سب بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اخلاق مانع ہے۔ نامہ نگار ہندوستان کے مسلمانوں کو کہتا ہے کہ تم جو امریکہ اور جاپان و دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے خیال میں منہمک ہو کر سخت بے چین رہتے ہو۔ تم کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ تمہارے ان اوصاف نقش برآب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ایسے بدنام کنندہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے جن کا نام ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ بھی اثر تقلید ہیں۔ جس کا نتیجہ اخلاق حسنہ ہونا چاہیے۔ کون سے ملک اور کون سی قوم کو پیش کر سکتے ہو

اخلاقی حالت اسلامی ممالک میں عین اسلام کے مطابق ہے جس کو آپ مسیحی اثر کے ذریعہ ہندوستان کے مسلمان قبیح سمجھتے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ نور افشاں کے ناظرین اگر اسلام کے بانیوں خلفاء کی پاک زندگی کو دیکھنا چاہیں تو

شرح کنز مکتوم ملاحظہ فرمائیں جو شیعوں کی ایک معتبر کتاب ہے۔ وہ لکھنؤ سے ملسکتی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان بیچارے مفت اسلام کے نام پر مر رہے ہیں۔ خدا ان کو سمجھانا چاہتا ہے۔ جب تک یہ مسیحی سلطنتوں کے اثر میں نہ آوینگے ان میں نہ علمی نہ اخلاقی نہ تمدنی قوت پیدا ہوگی۔ یہ روز بروز کمزور ہوتے جائینگے۔ واقعی سچ ہے کہ اسلام کی حالت بالکل مردہ سی ہو رہی ہے۔ یہ انسان کے سنبھالے نہ سنبھلیگی۔ آپ تعصب کو چھوڑ دیں۔ راستی کا خیال رکھیں۔ اخبار والے ذرا خوف خدا سے خبروں کو شائع کیا کریں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو غلط تسلیاں دیکر ان کے جذبہ کو تو جوش دیں۔ خدا پر توکل کریں۔ وہ دنیا کی کل کو چلا رہا ہے جو بہتر جانتا ہے۔ کرتا ہے۔ آخر ہم مسیحی بھی تو صبر کئے خدا کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ جو بہتر جانیگا کرے گا۔ جس کو چاہے تخت دیدے جس کو خاک پر دے پٹکے۔ خدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

اسلام کی حالت جو کچھ ہے وہ ظاہر ہے۔ پنجاب میں ایک مثل ہے۔ پلے نہیں دھیلا کردی میلا میلا۔ جنگ کے واسطے اس قدر جوش اور خزانے خال۔ اب تو بہنیں بیچ کر فوجوں کی تنخواہیں دی جارہی ہیں۔ یہ اس لئے کہ ملک تو ہاتھ سے جا ہی رہا ہے۔ سرکاری زمینیں اور ملک پبلک کی ملکیت ہو جائے۔ مسیحیوں کے ہاتھ نہ آوے۔ واہ صاحبو واہ۔ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اور آپ انگریزی سرکار کی خیر منائیں۔ جس کے زیر سایہ آپ ہر طرح آزاد خوش ہیں۔ خدا ہماری سرکار۔ اور پادشاہ کو سلامت باکرامت رکھے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

راقم واعظ

ضرورت

لائل پور میں زنانہ کام کے لئے ایک تجربہ کار عورت کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی اردو پنجابی جانتی ہو سرٹیفکیٹ اچھے ہوں۔

پتہ:۔ مس میکالن۔ لائل پور۔

غزل

بجواب اشعار مرقومہ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۴ فروری ۱۹۱۳ء

عبث ہے تمہیں بکنا بیزار ہوکر۔
رہو منہ میں تم سمجھدار ہوکر۔

نہیں ہے عدو کے پروں میں وہ طاقت
جو بیٹھے سر جنگ تلوار ہوکر۔

گرجتے جو بادل برستے نہیں ہیں۔
وہ خالی گرجتے ہیں خونخوار ہوکر۔

ہوا و ہوس کے اڑاتے ہیں گھوڑے
جو جلدی سے گرتے ہیں بیکار ہوکر۔

شہنشاہ عادل کے ہیں عہد میں ہم
نہ بچے کوئی مجرم پےکار ہوکر۔

چمکتے ہیں چھپتے جھلکتے حبابے
یہ منزل میں گرتے ہیں بیکار ہوکر

عزیزو یہ دنیا ہے اب چند روزہ
کرو فکر عقبےٰ پرستار ہوکر۔

یہ جھگڑے یہاں کے یہیں سب رہینگے
نہ جائے وہاں کوئی مختار ہوکر

نہ کلمات کفار لاؤ زباں پر۔
یہ کفار بکتے ہیں کفار ہوکر۔

برا کہنا شیوہ نہیں ہے بھلوں کا
کریں کیا بیچارے دل آزار ہوکر

ہے پہچان بس یہ ہی بھاگے ہوؤں کی
چھوڑتے ہیں مرکز کے اس پار ہوکر

نہ عیسائی طاقت کو ترکی نے جانا
جو بیٹھے چھپا تیغ کی دھار ہوکر

تھپیڑا ہے سمجھا غضب ترکیکو۔ جو چھٹے بلغیرین ہار ہوکر۔

نہ بھولے سے آئندہ وہ پھر لڑیں گے۔
رہیں گے وہ فرمانبردار ہوکر۔

وہاں گولیاں چلتیں بلغیرین کی
تباہیں ہیں طاقت کو اس پار ہوکر

یونہیں کرتے بدنام عیسائیوں کو۔
ہیں خود فتنہ انگیز مردار ہوکر

عزیزو نہیں ان کی بخشش کا ذریعہ
تنہ جنگ ہوں گے گنہگار ہوکر۔

نہ آواز اب تک صلح کی آئی۔
تو بھاگے بیچارے وہ وحشی ہوکر

ذرا اُن کی جوشیلی نظمیں تو دیکھو
مسلماں اُٹھیں پڑھ کے خونخوار ہوکر

مسیحیوں کو جو خون کفار کہتے۔
یہ ترک و عرب کے طرفدار ہوکر

ہے افسوس ہم کو یہ کافر بتاتے
نہ اہل مسیح کے غمخوار ہوکر

گناہوں سے توبہ تو کر جلد محسن
نہ بک اس طرح تو گنہگار ہوکر۔

راقم۔ بی۔ جاشوا محسن از سہارنپور۔

اضلاع متحدہ کا سالانہ جلسہ

اضلاع متحدہ کا سالانہ جلسہ متعلقہ مسیحیہ زنانہ انجمن ہیووڈن گرلز ہائی سکول میں ۴ فروری ۱۹۱۳ء کو فراہم ہوکر ۳ روز تک جاری رہا اور ۶ تاریخ کو برخاست ہوا۔

صبح شروع ہوا اور دو بجے شام تک جاری رہا۔ مس اے۔ بی جونس صاحبہ نے دعا اور حمد کے گیت گانے کے بعد ایک پُرتاثیر درس دیا۔ بعد ازاں کئی ایک درس پڑھ کر سنائے گئے جو ہماری لڑکیوں کے مدارس کی خاص غرض سے تعلق رکھتے تھے۔ مدرسوں کے نام اور ان کے مضامین ذیل میں درج کئے



جاتے ہیں۔

مسز بچ ۔ فری پرائمری سکولز۔

مس ای۔ ہاس ۔ غیر سبھی ڈے سکولز

مس کنائٹ ۔ یتیم خانے اور نارمل سکولز

مس ڈوکرٹ ۔ وِلی سکولز

مس راجسن ۔ کالجز

تمام درس جو پڑھکر سنائے گئے مفید اور دلچسپ تھے۔

مس قُدطُن صاحب نے چند نقاط پیش کئے جن کے عمل سے ہماری لڑکیوں کے ہنی اور دماغی ترقی میں جو جو رکاوٹیں ہیں دور ہوجائیں۔ اس کے بعد بحث شروع ہوئی اور مس ڈوانلڈسن صاحبہ نے پہلے حصہ لیا۔ بعد اس کے دو بجے تفریح۔

ساڑھے تین بجے شام۔ سپرنٹنڈنٹوں۔ ہائی سکول کے ٹیچروں اور مڈل اور پرائمری سکولوں کے ٹیچروں کی علیحدہ علیحدہ میٹنگیں فراہم کی گئیں۔ جن میں کرسی نشین مس صاحبہ کیمپبل اور مس صاحبہ ہیرس اور مس ویوس قرار دی گئیں اور نئے نئے طریقے پیش کئے گئے اور ان پر بحث کی گئی کہ ان پر عملدرآمد ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اور کہا گیا تبدیلیاں ہمارے سکولوں میں وقوع میں آسکتی ہیں اور مختلف سکولوں کے عمل کے مختلف طریقے گوش گذار کئے گئے۔

شام کے وقت ڈاکٹر گارفیلڈ ولیم صاحب نے اس مضمون پر درس دیا "خدا کن لوگوں کو استعمال میں لاتا ہے"۔ صاحب نے فرمایا۔ خدا ان لوگوں کو استعمال کرتا ہے جو بلائے گئے ہوتے ہیں تب صاحب نے بلاہٹ پر زور دیا کہ ہماری بلاہٹ کیا ہے۔ اور ہم کو اپنی بلاہٹ صاف صاف محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہم اپنی بلاہٹ کو محسوس کرتے ہیں تو ہم کو یاد رکھنا مناسب ہے کہ ہم اپنی پوزیشن میں اعلےٰ درجہ پر ہیں اور کہ خدا ہم کو استعمال کرے گا اس کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

سنیچر ۱۵ فروری ۱۹۱۳ء مس سلیقہ صاحبہ نے عبادت کرائی۔ بعد ازاں مس سوفٹ صاحبہ نے ایک کاغذ پڑھکر سنایا جسکا مضمون "لڑکیوں کی تعلیم دیسی زبان میں" پر تھا۔ اُس نے اس بات پر زور دیا کہ اگر ہماری لڑکیاں دیسی زبان میں کمزور ہیں تو باعث اس کا یہ ہے کہ وہ اپنی زبان کا استعمال نہیں کرتیں اور اپنی دیسی زبان کی کتابوں کے علم سے بے بہرہ ہیں۔ مس سوفٹ صاحبہ نے کئی ایک کتابوں کا ذکر کیا جو ہماری لڑکیوں کی تعلیم میں مفید ہونگی۔ دیسی کا ننقوں کا استعمال کرنا چاہئے اور نارمل سکولز اس کا ایک مطالعہ کریں کہ دیسی زبان کی تعلیم کے طریقے رائج کئے جاویں۔ اس کے بعد مس مکنون صاحبہ نے اس مضمون پر بحث شروع کی۔ اور کسی نے یہ بھی کہا کہ اُردو خوشخطی کے واسطے ضرور ہے کہ تختیوں پر لکھنا شروع کیا جائے اور کانے کی قلمیں مروج ہوں۔ یہ بھی کہا گیا کہ مڈل اور پرائمری جماعتوں میں اُردو کی کتابیں زیادہ مشکل بنائی جائیں۔

مس لنڈہم صاحبہ نے پڑھنے اور ہجا کرنے کے طریقوں پر ایک مضمون پڑھکر سنایا کہ نمونہ کے سبق ساتھ ساتھ کئے جاویں۔

مس بیرکن شاہ صاحبہ نے فرمایا کہ پڑھنے کی تعلیم میں ایک بات یہ ہونی چاہئے کہ ٹیچر اپنی شخصیت اور محبت کو اپنے طلبا کو محسوس کرادے خصوصاً ایسے ایسے سبقوں کی جو بہت گہرے ہیں جو معمولی تعلیم کے بعد پڑھے جائیں۔

سنیچر بعد دوپہر مس ای۔ ایس جونس صاحبہ نے انتظام اور تادیب کے بارے میں ایک کاغذ پڑھکر سنایا جس سے یہ ظاہر کیا گیا کہ خصلت طفل کو دریافت کرنا مناسب ہے کہ انتظام قائم رکھا جاوے۔ یعنے ہر ایک طفل کی خصلت کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مس بوس صاحبہ نے ایک نمونہ سبق دیا کہ یہ تعلیم میں عام اصول جو ہے۔ اس نمونہ سبق میں ایک ایک قدم عمدہ طور پر ظاہر کیا گیا۔ اور نہایت پرنقش تھا۔

مس وشارٹ صاحبہ نے بائبل کی ترکیب تعلیم پر مضمون پڑھکر سنایا۔ اور شام کے وقت مس مکڈوگال صاحبہ اور مس رابرٹس صاحبہ نے اس پر بات چیت کی کہ ان کے اوّل دل میں کیا نقش پیدا ہوئے جب وہ ہندوستان میں آئی تھیں۔

اتوار ۱۶ فروری ہم نے حقیقی آرام کیا اور سخت اولوں کے طوفان کے سبب ہم میں سے کوئی باہر نہ نکل سکی۔ ہم میں سے بعض شام کے وقت اس عبادت میں شامل ہوئیں جو ہال میں کی گئی۔ اور جس کا ہادی ڈاکٹر گرسِتن وولڈ صاحب تھے جب ہم باہر تھے

سوموار ۱۷ فروری۔ مس سٹوارٹ صاحبہ نے چند ایک باتیں پیش کیں جن سے ہمارے سکولوں میں عملی طور پر ترقی ہوسکتی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے سکولوں میں بدنی یا جسمانی حالات میں ترقی ہوسکتی ہے۔ ایک ایک لڑکی کو علیحدہ علیحدہ ڈسک ملنا چاہئے۔ مگر ٹیچر کو دیکھنا چاہئے کہ لڑکی ٹھیک اور مناسب ڈسک پر ہے یا نہیں اور اگر علیحدہ ڈسک ناممکن ہوں تو معلوم کرنا چاہئے کہ طلبا ایک ہی بنچ پر ٹھس کر تو نہیں بیٹھتیں۔ کیونکہ ایک دوسرے کے بہت ہی نزدیک بیٹھنا صحت کے واسطے مضر ہے۔ اگرچہ کچھ مت کے لئے ہو اور فرش پر بیٹھنا خراب نہیں۔ مگر ان کو پنڈتوں کی طرح بیٹھنا چاہئے۔ بیٹھنے کا طرز ضروری ہے بلیک بورڈز Black-boards بہت چمکیلے نہ ہونے چاہئیں۔ اور ٹیچروں کو چاہئے کہ بڑے بڑے حروف لکھیں کہ تمام طلبا دیکھ سکیں۔ نزدیک سے دیکھنے والی لڑکیاں سب آگے بٹھائی جاویں۔ جب لڑکیاں تھکتی اور اونگھتی ہوئی معلوم ہوں تو اُن کو کھڑا کر دینا چاہئے کہ اپنے اعضا کو سیدھا کریں۔ مبادا وہ اپنی جگہوں میں اعضا شکن اور بے آرام اور بے توجہ ہوجائیں۔

مس سٹوآرٹ صاحبہ نے ظاہر کیا کہ مطالعہ کے اوقات فوراً صبح کی حاضری کے بعد ہی شروع نہ ہونے چاہئے اور نہ سونے کے وقت تک جاری رکھنے چاہئے۔

اکثر یتیم خانوں میں رات کے کپڑے مہیا نہیں ہوتے۔ اس کا تدارک کرنا مناسب ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ امتحان اس غرض سے لئے جائیں کہ معلوم ہوجاوے کہ سال بھر میں کیا کام کیا گیا نہ کہ اس غرض سے کہ سکول کا آخری مقصد اور انتہا کیا ہے کہ تحریری عمل کے فوائد یہ ہیں۔ اول لڑکوں کو ان کے کام میں ڈرل Drill کیا جاوے یعنے حساب اور گرامر میں۔ دوم پڑھنے لکھنے میں صحت ہو۔ سوم علم کی جانچ اور چہارم کہ طلبا آپ سے آپ کام کرنا سیکھیں۔

مس سٹوآرٹ صاحبہ نے یہ بھی فرمایا کہ ٹیچروں کو یہ

خیال نہیں کرنا چاہئے کہ جب ہمارا چھ گھنٹوں کا کام تمام ہوا تو بس۔ بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ سکول کے باہر وقت بہت قیمتی ہوتا ہے۔ ایک ٹیچر ایک جماعت کے واسطے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور مناسب ہے کہ ٹیچر کا رعب طلبا پر اثر ڈالے کہ وہ خود نیک بنیں اور دوسروں کو نیک بنادیں اور نیکی میں لگے رہیں۔

مس فلورا ابسن صاحبہ نے اس کام کا ایک نہایت دلچسپ بیان سنایا جو اسپیلا تھوبرن ہائی سکول کی لڑکیوں کے درمیان کر رہی ہیں۔ انہوں نے خبرگیر لڑکوں کی کلب کی طرح ایک کلب جاری کیا ہے وہ اس کلب کو "قاصد لڑکیاں" یا "لڑکیوں کا کلب" کہتی ہیں۔ کیا معنے کہ ہر ایک لڑکی قاصد ہے کہ اوروں تک حق۔ عزت۔ اطاعت۔ انصاف اور پاکیزگی کے خیالات کو پہنچا دے۔ اس کلب کی نسبت کہاں تک کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور بہت سا استفسار کیا گیا اور مس رابسن صاحبہ نے خوب جواب دیا اور ظاہر کیا کہ ضرور ہے کہ ہندوستانی لڑکیوں کو ایسی تعلیم اور تربیت کی سخت ضرورت ہے۔ جس سے اُن کو حقیقی عزت اور آبرو کے سچے خیالات حاصل ہوں۔

خاتمہ پر مس ڈانڈسن صاحبہ کرسی نشین تھیں۔ اسباب کا ذکر خالی از فائدہ اور دلچسپی نہ ہوگا کہ حضور ممدوحہ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنے سکریٹری صاحب کو اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے پروانگی دی۔ بیگم صاحبہ ممدوحہ زنانہ تعلیم میں ایک عمیق دلچسپی رکھتی ہیں۔ سکریٹری صاحب چند ایک جلسوں میں حاضر رہے۔

سکول کی ٹیچریں بہت سرگرمی کے ساتھ مہمان نوازی میں معروف رہیں اور ہمارا وقت بہت خوشی سے گذر گیا۔

اولوں کا سخت طوفان جو اتوار کے روز نازل ہوا۔ اس میں بھی ہم کو بہت لطف حاصل ہوا۔ چاروں طرف نظارہ خوشنما تھا پہاڑوں پر برف کچھی ہوئی میدان سے خوب نظر آتی تھی۔ اور ہم چمن کے چاروں طرف ایسے دلکش نظارہ موجود تھے۔ خدا کی بزرگی اور حشمت کی تعریف کیونکر نہ کرتے اور اپنے میں حیران

اور خاموش رہتے۔ اور شاعر کے ساتھ ملکر کیونکر نہ پکار اُٹھتے۔

"They are but broken lights
Of thee
And thou O Lord art more
than they."

مرسلہ:۔ مس للی اپل

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گوشتہ سے پیوستہ

بیوی:۔ اچھا تو آؤ ہم گھٹنے ٹیکیں اور آپ خداوند کے آگے اپنی روحانی ضروریات کو پیش کریں۔

میاں:۔ اے خدا تو نے میرے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ تو نے انہیں اپنے بیٹے کے خون سے دھو دیا ہے۔ تو مجھے اپنی بادشاہت میں لے آیا ہے۔ میں تیرا بچہ ہوں لیکن مجھ میں کچھ کمی ہے۔ میرے دل میں کچھ ناپاکی باقی ہے۔ اے خدا میرے اندر ایک نیا دل پیدا کر۔ میرا جو کچھ مال و متاع ہے تجھ کو دیتا ہوں۔ وہ میرے نہیں ہیں بلکہ تیرے۔ تاکہ تیرے جلال کے لئے خرچ کئے جائیں میں اپنی تمام زندگی اپنا سب کچھ تیرے قدموں پر ہمیشہ کے لئے نثار کرتا ہوں۔ یہ چیزیں میری نہیں ہیں میں سب کچھ تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ اے خدا میں کوئی بھی چیز تجھ سے چھپا نہیں رکھتا میں یہ جسم اور روح تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ اے خدا منت ہے کہ میں تیری اس مقدس آگ سے صاف کیا جاؤں۔ پاک روح سے مجھے بپتسمہ دے تو نے فرمایا ہے کہ تو اُن والدین سے بھی بڑھ کر بخشش کرنے والا ہے جو اپنے بچوں کو ہمیشہ اچھی چیزیں دیتے ہیں۔ میں اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا پسند کرتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ تو مجھے روح القدس کی بخشش دینا چاہتا ہے۔

میری عزیزہ خداوند کا جلال ہو میں پاک صاف ہو گیا ہوں میں خدا کی حضوری سے پر ہو گیا ہوں میرا دل پاک ہے۔ خدا نے اسے اپنا مسکن بنایا ہے۔ میری روح روشنی سے معمور ہے خدا کی حضوری کیسی ٹھنڈک رسان ہے۔ یہ بہشت کا پیش لنگ ہے۔

بیوی:۔ خدا ہمیں نجات بخشنے میں صادق ہے۔ اور ہمیں آسمانی برکتوں سے آسودہ کرتا ہے۔ اب ہم خدا کے ساتھ ساتھ چلینگے۔ ہماری زندگی کا سورج مغربی افق میں ڈوبا جاتا ہے۔ لیکن اس کے غروب ہوتے تک ہم پاکیزگی سے خداوند کی خدمت کرینگے۔ ہم دنیا سے بے داغ رہ کر خدمت کرینگے۔ اور جوں جوں ہم اس سورج کے غروب ہونیکی طرف سفر کرتے ہیں ہم خدا کی حضوری کو زیادہ اور زیادہ محسوس کرتے ہیں۔

میاں:۔ کون محسوس کر سکتا تھا کہ بیچارے خالی آدمی کی روح کو ایسی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ میں خوشی سے بھرپور ہوا میں جاتا ہوں کہ خوشی کا گھر دنیا نہیں ہے اس کی دیواریں خدا کے جلال کے ذہن کے نیچے کانپ رہی ہیں۔ او وہ کیسا ہی چاہتا ہے کہ میں اُڑ کر اُس کے پاس چلا جاؤں۔

بیوی:۔ ہم جلدی ہی جانے والے ہیں۔ ایک اور بات ہے جو میں سوچتی ہوں ہمیں کرنی چاہئے۔

میاں:۔ میں خیال کرتا ہوں میں وہ بات جانتا ہوں۔ میں سوچتا رہا ہوں کہ مجھے فرقہ بندی سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔ ہم خدا کی کلیسیا میں ہیں جو پاک و بے داغ ہے۔ ہمارے نام آسمان پر حیات کی کتاب میں لکھے ہیں۔ میرے لئے یہ کافی ہے۔ ایلو وہ منادی آ گیا میں سوچتا ہوں خدا نے اُسے بھیجا ہے۔ میں اُسے کہونگا کہ میرا نام رجسٹر میں سے کاٹ دے۔

آئیے مسٹر نوول گڈ ایوننگ۔

مسٹر نوول:۔ گڈ ایوننگ برادر اور سسٹر وائٹ ہیڈ میں اِدھر سے گذر رہا تھا اور خیال کیا کہ ایک دو منٹ کے لئے اِدھر ہوتا جاؤں۔

مسٹر وائٹ ہیڈ:۔ ہم بڑے خوش ہیں کہ آپ آئے ہم آپ کی طرف جانیکا ہی ذکر کر رہے تھے۔

مسٹر نوول:۔ ہاں! میں نے سنا ہے کہ وہ مقدس منادی اس شہر سے چلے گئے ہیں۔

مسٹر وائٹ ہیڈ:۔ ہاں صاحب ان کو گئے کوئی ایک ہفتہ گذر گیا ہے۔ لیکن ان کا کام ابھی تک باقی ہے۔ میں بچ گیا ہوں اور بپتسمہ بھی لیا ہے۔ باقی دارد۔

مضامین

فیاضی

گذشتہ سے پیوستہ

تقریر۔ ایک دفعہ ایک لڑکا گرجے کی جماعت میں بیٹھا ہوا پادری صاحب سے خیرات کی بابت وعظ سن رہا تھا۔ وعظ کے ختم ہونے پر چندہ لینے والا اُسکے پاس آیا تو اُس نے اُس سے التماس کی کہ چندے کی تھال کو ذرا نیچے جھکائیے۔ چندہ لینے والے نے ایسا ہی کیا۔ مگر لڑکے نے دوبارہ وہی فرمائش کی اور پھر دوبارہ حتیٰ کہ تھال فرش پر رکھ دی گئی۔ تب وہ لڑکا اس میں کھڑا ہو کر یوں عرض کرنے لگا کہ چونکہ میں نہایت ہی غریب لڑکا ہوں اور خدا کی نذر کرنے کیلئے میرے پاس کچھ نہیں بجز اس کے کہ اپنے آپ کو چندے میں دے ڈالوں سو مجھے قبول کیجئے کہ خداوند کریم کی خدمت بجا لاؤں۔ بیشک ذکر کردہ مثال سے ان کی دریادلی کا پورا پورا پتہ ملتا ہے۔ اور ہم کو چاہئے کہ اُن کا تتبع کریں۔

نتیجہ۔ پس واجب ہے کہ ہم جو کہ سخاوت کی خوبی میں ذرا پیچھے ہیں آگے قدم بڑھائیں۔ تاکہ خداوند ذوالجلال کی مدد و قدرت سے ہندوستان کی تمام کلیسیائیں اپنے اپنے پاؤں پکڑیں ہو کر حالت موجودہ سے بھی زیادہ ترو تازہ اور خداوند کے حضور مقبول ٹھہریں اور اُن سے بھی غیر قوموں کو آبِ حیات ملے۔ اس سے خاکسار کا یہ مقصد نہیں کہ ہم سب کے سب حاتم زمانہ ہو جائیں بلکہ یہ کہ کم از کم دہ یکی تو جو کہ متاخرین کی مقرر کردہ رقم خدا کے حضور ہے گذرانا کریں۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ ع

قطرہ قطرہ بہم شود دریا۔

ع مانو نہ مانو جہاں جہاں اختیار ہے۔

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

فقط الراقم۔ جسٹن ایم شاہ

سینٹ اسٹیفنز مشن ہائی اسکول۔ دہلی۔

شعر و سخن

غزل

الٰہی دشمن جاں کیوں خدائی ہوتی جاتی ہے۔
بھلائی کرتا جاتا ہوں بُرائی ہوتی جاتی ہے۔

یقیں کیونکر نہ ہو مجھ کو تری عیسیٰ شفاعت کا
کہ تیرے نام سے عہدہ برائی ہوتی جاتی ہے

ترا ہی دین سچا ہے ترا مذہب ہی اچھا ہے۔
وگرنہ کیوں یہ عیسائی خدائی ہوتی جاتی ہے

وہ روح پاک نے دل پر مرے سکہ جمایا ہے
کہ اپنے آپ خالق سے رسائی ہوتی جاتی ہے

نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا قمرؔ دامن عیسیٰ
مراتب بڑھتے ہیں گو جگ ہنسائی ہوتی جاتی ہے

راقم قمرؔ

غزل

مسیحیو جلد اُٹھ بیٹھو نہیں اب وقت سونے کا۔
زمینیں ٹوٹی پھوٹی ہیں یہی ہے وقت بونے کا

نہ عربی سے ڈریں ہرگز سماجی کو بھی بخشے دیں
نو رتی جس کو سمجھا تھا ہوا تھپڑہ وہ کونے کا

محبت کا جو قرضہ ہے اُسے پیارو ادا کر دو
جو نہ مانے تمہاری پھر وہ دیکھے وقت رونے کا

خادمؔ

گل۔ از دہرہ دون

انتخاب الاخبار

ایڈریانوپل کی نسبت

ایڈریانوپل شہر کی | بادشاہ سلطان

مراد اول نے ۱۳۶۱ء میں ایک عظیم جنگ کے بعد عیسائیوں سے حاصل کیا تھا ۱۴۵۳ء تک ایڈریانوپل ترکوں کا پایہ تخت رہا۔ لیکن جب اُنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا تو پایہ تخت کو وہاں بدل دیا۔ ایڈریانوپل پر مضبوط مستحکم قلعہ بندی کی گئی تھی۔ اور اسی لئے وہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔

ایڈریانوپل میں ایک نہایت ہی خوبصورت اور عالیشان مسجد سلطان سلیم کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی نسبت عجیب قصہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ سلطان سلیم ثانی نے ایڈریانوپل میں جب اس مسجد کے بنانے کا ارادہ کیا تو اُس کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ مسجد ایسی بے مثل ہو کہ دنیا میں جس کا جواب نہ ملے۔ اس پر اُس نے ایک کاریگر کو بلوا کر مسجد کی تیاری کا حکم دیا۔ لیکن اپنے مشیروں میں اُس نے اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ مسجد جب تیار ہو جائے گی تو اُس کے کاریگر کو مار ڈالا جائے۔ تاکہ وہ ایسی اور عالیشان عمارت اور کہیں تعمیر نہ کر سکے۔ اس ارادہ کی خبر شدہ شدہ اس کاریگر کو بھی ہو گئی۔ اور جب اس مسجد کا آخری منارہ بن کر تیار ہو گیا تو اس شخص نے اپنے بازوؤں میں مصنوعی پر لگا کر منارہ مذکور سے پرواز کر کے کسی دوسرے شہر میں جانے کا ارادہ کیا۔ لیکن چونکہ اُس نے اپنے لوہے کے بھاری بھاری اوزار بھی اپنے ہمراہ لے لئے تھے۔ بلکے بوجھ سے وہ زمین پر گر کر ہلاک ہو گیا۔ ایڈریانوپل کی باہر سے چند قدیم اور تاریخی عمارتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن شہر کی سڑکیں نہایت ہی تنگ۔ اور مکانات عموماً چوبی ہیں۔ شہر کا مشرقی حصہ ایک عظیم آتش زدگی سے بالکل ستیاناس ہو گیا۔

شانتی۔

دہلی میں اقدام قتل کا ایک سنسنی خیز واقعہ

حال میں دہلی میں ایک پنجابی باشندہ لاہور اس الزام میں گرفتار ہوا ہے کہ اس نے ایک نووارد پنجابی کو بڑی بے رحمی سے قتل کرنا چاہا۔ نووارد پنجابی سے جس کے پاس کچھ نقدی ہے۔ ملزم نے کہا کہ شہر کے باہر پرانے قلعہ کے پاس ایک انگریز کا اسباب سستے داموں پر فروخت ہو رہا ہے۔ اگر تم اُس کو خرید تو بہت فائدہ ہوگا۔ نووارد پنجابی ملزم کی باتوں میں آکر اس کے ساتھ ہو لیا پرانا قلعہ تک ملزم شارع عام پر چلا۔ اور وہاں سے ایک پگڈنڈی کے رستے جنگل میں ہو لیا۔ نووارد نے پوچھا کہ صاحب کی کوٹھی کہاں ہے؟ ملزم بولا کہ سامنے کی عمارت کے پیچھے ہے۔ یہ کہہ کر اُس بنگلے کی سنسان عمارت میں نووارد کو لے کر گُھس گیا۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کونسی جگہ ہے۔ بولا ایک بزرگ کی زیارت ہے چلو پہلے یہاں کی زیارت کریں۔ خوش اعتقاد پنجابی جونہی اُس بنگلے کی عمارت کے اندر داخل ہوا۔ ملزم نے جھپٹ کر اس کے منہ پر کمبل ڈال دیا۔ اور گردن پکڑ کر زمین پر دے مارا اور رسی سے پھانسی دیدی۔ نووارد پنجابی نے بہت عاجزی کی۔ اور گڑگڑا کہا کہ میرا خون نہ کر اور جو کچھ میرے پاس ہے سب لے لے۔ ظالم نے ایک نہ سنی اور کام تمام کر دیا اس کے بعد مقتول کی جیب میں سے پونڈ، اشرفیاں اور تمام نقد جنس شال چادر وغیرہ نکالکر چلتا ہوا۔ اس کے بعد مقتول کی گردن کی رسی خود بخود ڈھیلی ہو گئی۔ اور گھٹے ہوئے دم میں سانسوں کی حرکت پیدا ہوئی۔ یہاں تک کہ تھوڑی دیر کے بعد مقتول کے ہوش درست ہو گئے کہ اس نے رسی کو گلے سے کھولا اور بمشکل بستی نظام الدین کو پولیس چوکی تک پہونچا۔ اور وہاں سے پولیس نے اس کی خواہش کے موافق کسی سواری میں کشمیری دروازے بھیجدیا۔ کشمیری دروازہ پہونچکر تھانہ میں رپورٹ کی۔ پنڈت خوشحال رام سب انسپکٹر تھانہ مہاپنج اس سنسنی خیز مقدمہ کی تفتیش کے لئے آمادہ ہوئے۔ چنانچہ تحقیقات سے ملزم چاوڑی بازار کی کسی طوائف کے ہاں شراب پیتا اور گھٹے ہوئے انڈے اُڑاتا ہوا پایا گیا۔ اور گرفتار ہوا جس کے پاس نوٹ اشرفیاں اور مقتول کا تمام سامان موجود تھا سوائے چادر جوڑے کے۔

(دراجپوت گزٹ)

ایک لڑکے کی بُری صحبت سے کس طرح رہائی ہوئی

آجکل لڑکے عموماً بگڑ جاتے ہیں۔ مگر حال ہیں جس طرح ایک لڑکے کے والدین نے اپنے لڑکے کو بُری صحبت سے بچایا ہے۔ اس کی نظیر اس سے پہلے کبھی بھی سننے میں نہیں آئی۔

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ صاحب بہادر کلکتہ کے اجلاس میں ایک شخص مسمی سوتچند دوے کی طرف سے بابو مرنج موہن بوس کونسل نے بیان کیا کہ اس کے موکل کا نابالغ لڑکا مسمی کاریکم ہیر ٹولہ کے بعض بدچلن اشخاص کے پھندے میں پڑا ہوا ہے اسلئے براہ مہربانی پولیس کو حکم دیا جاوے کہ اس لڑکے کو ان بدمعاشوں کے پھندے سے فوراً پیش کرے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مدعی اپنے لڑکے کارتک کو بورڈنگ ہوس میں داخل کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ لڑکا وہاں سے کسی طرح بھاگ گیا اور ایک کلب میں جا کر پناہ لی۔ اس کلب میں یہ بدمعاش لوگ ہر روز رات کو اکٹھے ہو کر گانا گاتے شراب پیتے اور ایسی ہی دیگر بدچلنی کی باتیں کرتے تھے۔

مجسٹریٹ بہادر نے مدعی کے کونسل سے پوچھا کہ یہ بدمعاش لوگ اس لڑکے کو کس مطلب کے لئے چاہتے ہیں؟ اس کا جواب مدعی کے کونسل مونج بابو نے یہ دیا کہ اس کا خیال ہے کہ ان اشخاص نے ایک تھیٹریکل پارٹی قایم کی ہے۔ اور وہ اس لڑکے سے عورت کا پارٹ ادا کرانا چاہتے ہیں۔ یہ بات سنکر مجسٹریٹ صاحب بہادر نے اس لڑکے کی حاضری کے لئے وارنٹ نافذ فرمایا اس کے علاوہ پولیس کو بھی حکم نافذ فرمایا کہ لڑکے کو گرفتار کر کے اپنی حراست میں رکھے۔ اور صرف اسی صورت میں اس کو رہا کرے اگر اس کا والد اس کی ضمانت پیش کرے۔ اور سوائے والد کے اور کسی شخص کی ضمانت قبول نہ کیجاوے۔ اُمید ہے کہ دیگر والدین بھی ایسا ہی کرنا سیکھینگے۔

(رشانتی)

عجیب دغابازی

۱۰ فروری کو ایک شخص مسٹر ورنی چند بیرسٹرایٹ لا لاہور کے مکان پر پہونچا اس وقت ان صاحب مکان پر موجود نہ تھے۔ اس نے کہا کہ ایک کنسٹر گھی اور بادامون کا پارسل ریلوے سٹیشن پر آیا ہوا ہے سات روپیہ ۹ آنہ نوکر میرے ساتھ کر چلے اور پارسل لے آئے۔ سٹیشن پر جا کر ٹھگ نے روپے نوکر سے لے لئے اور پارسل روم میں سے کسی طرف کو غائب ہو گیا۔ نوکر روتا ہوا گھر آیا۔ پولیس نے رپورٹ پر ایک شخص کو گرفتار کیا جس کو نوکر نے شناخت کر لیا ہے اس کا دغابازی میں چالان ہوگا۔

(آر۔ می نیوز)

روپیہ بطور امداد

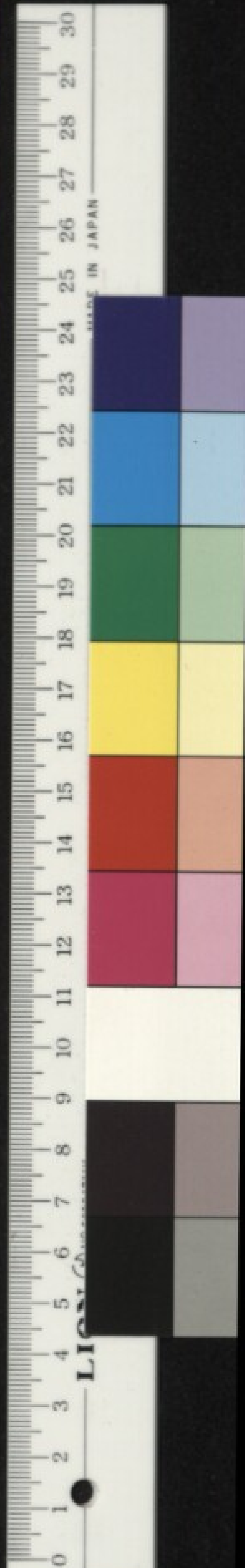
ہمعصر خانتی رقمطراز ہے کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان ترکوں کی اعانت میں جو چندہ دے سکے ہیں اس کی تعداد تیس لاکھ سے زیادہ نہیں ہوئی ہے۔ لیکن ایک یونانی سوداگر مرتیم ہندوستان (رالی برادرز) نے گورنمنٹ یونان کو ایک کروڑ روپیہ بطور امداد بھیجدیا ہے۔

ضرورت

ایک ہوشیار اور تجربہ کار سینیر یعنی حساب دان استاد کی ضرورت ہے۔ (بی۔ اے یا سرٹیفیکیٹڈ ہو تنخواہ ۹۰ روپیہ سے شروع ہوگی۔ مکان مفت۔ درخواستیں مفصلذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

(۱۹ کی خبر از لنڈن) اگرچہ ترکی گورنمنٹ نے بلجین ساہوکاروں سے ۵،۰ لاکھ روپیہ حاصل کیا ہے۔ یہ قرضہ قسطنطنیہ کی بہت سی بارگوں اور جنگی میدان پریڈ کی ضمانت پہلا جو رہن کئے گئے۔





کتاب	قیمت
حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸/
شریف بیبیاں	۳ر و ۶/
چندر لیلا ساد ھنی ″ ۲ر و ۶/ گورمکھی	۲/
رشیوں کا آبائی وطن	۲/
آواگون یا آئندہ زندگی	۲/
تناسخ کا کھنڈن	۲/
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱/
لیبوریٹری مبتھڈ	۱/
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶/
دوسوال (زمانگ تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳/
سورج پرکاش ۴ر و ۶/ مجلد	۱۲/
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶/
ملکہ روت کا احوال ″	۶/
موسیٰ کا احوال ″	۶/
وشنو کے دس اوتار	۲/
ویدک تصنیفات	۱/
اصلاح تمدن	۵/
اصلاح زراعت	۱/
صنعت و دستکاری	۲/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

کتاب	قیمت
اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸/
تاریخ روم	۸/
تاریخ مصر	۸/
تاریخ یونان	۸/
مرقع روس	۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲/
حیات پولوس	۴/
حیات داؤد	۸/
راہ زندگی	۱۲/
موازنہ مذاہب رومن	۸/
گنجینۂ اسلام رومن	۸/
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸/
تلاش حق اردو رومن اُردو ۳/ و	۶/
دولت لازوال اُردو ۳/ - ۵/ -	۸/
رومن اُردو ۸/ +	
عزت بے مثال اُردو ۳/ - ۵/ -	۸/
رومن اُردو ۸/ +	
اصلاح اخلاق	۴/
ہند کی افلاس کا انسداد	۱/
شادی کی بابت خیالات	۱/
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸/

کتاب	قیمت
طریق دعا	۴/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقایق	۸/
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قران	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	″
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ-ڈی گریسولڈ	۲/

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

یہہ گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہو اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہی ہے جو ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہو یہہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد وتلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ۴ر تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہہ عرق ڈاکٹروں کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے نہایت مفید ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی مستلی اشتہا نہ ہونا ریاح کی علامات دور ہوجاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ر محصول ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۲ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ بازیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر سنہ ۱۹۱۲ء کے ۲ روپیہ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی آنریری سکرٹری کتی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۲ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک پیشگی	۲ر
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک مابعد	۲ر
غیر ملک سے مع محصول ڈاک	۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	صر
پورا کالم	للعہ	صر	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	صہ	۱۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جاویگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجے جاویں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفر و نظر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر بھیجیں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے میں دقت ہوتی ہے مضمون وار سیدھا ضروری ہو + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حسب تفصیل ذیل
مرفتی کا خانجات

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونڈل کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا صہ سے صہ کرونڈل لہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں نے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داس پرنٹر چھپوایا)

